Instructions

1. Give numbering to headings

2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.

3. Do not use table for comparison and contrast questions.

4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.

5. Start new question from fresh page.

6. Give around 15 headings for 20 marks question.

7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.

8. Add Quran/Hadees references wherever possible.

9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.

10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.

11. Change colour scheme for references to give them more visibility.

12. Manage time

13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.

14. Avoid writing wrong references.

15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.

16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

اسلامیات

25

سوال 1: اسلام میں توحید کا تصور انفرادی اجتماعی زندگی پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: توحید کے لغوی معنی:

توحید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "ایک کرنا" (ماننا)

اسلام میں توحید کا تصور:

اسلام میں توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو واحد ماننا، تسلیم کرنا اور اللہ کو لاشریک ماننا۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے سورۃ الاخلاص میں:

اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی بیٹا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ اپنی ذات میں واحد ہے اور شرک کو ناپسند فرماتا ہے اس لیے شرک کو گناہ کبیرہ کی حیثیت دی گئی

توحید کی اقسام:

1. توحید فی الذات
2. توحید فی الصفات
3. توحید فی العبادت
4. توحید فی الحاکمیت:

توحید فی الذات:
اللہ کی ذات کو ایک ماننا اور
ایک ماننا اور اللہ کی واحدانیت کی گواہی دینا۔

توحید فی الصفات:
اللہ کی صفات میں بھی کسی
کو شریک نہ ~~ٹھہرانا~~ ماننا۔

توحید العبادات:
اللہ کو ایک ماننا اور سجدہ اسی کے
سامنے کرنا اللہ کے علاوہ کسی کی پیروی نہ کرنا اور ہر عبادت
کو اللہ کے لئے سرانجام دینا جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ وغیرہ

اللہ فرماتے ہیں " روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکا اجر دوں گا"
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روزہ کی عبادت اللہ ہی کے لئے ہے اور اجر
بھی اللہ کی ذات دینے والی ہے۔

توحید فی الحاکمیت :
اس سے مراد کہ اللہ کو ہی یکتا جاننا اور اللہ
کے علاوہ کسی کو حاکم نہ ماننا اور صرف دین ہی نہیں پاکستان کا
آئین بھی حاکمیت اعلیٰ کا درجہ اللہ کو دیتا ہے۔

انفرادی زندگی پر توحید کے اثرات :

عاجزی انکساری
جو اللہ کو ایک تسلیم کر لیتا ہے پھر وہ جان لیتا ہے کہ یہ اللہ ہی ہے
جو انسان کو دنیا میں بھیجتا ہے اور اللہ ہی انسان کو دنیا سے اٹھاتا ہے۔
جب انسان یہ مان لے تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ اسکی اپنی حیثیت
~~خوف خدا~~ ایک تنکے کی بھی نہیں ہے۔
ارشاد ہے۔
زمین پر اکڑ کر نہ چلو کیونکہ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے
ہو اور نہ ہی پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔

اللہ پر توکل:

جب دل اور دماغ اللہ کا ہو جاتا ہے

تو پھر کچھ اور نہیں سنا یا سمجھنا چاہتا۔ اللہ پر توکل ہو جائے اور اندھیرے کنویں میں بھی زندگی مل جاتی ہے

جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں کی قید میں بھی زندگی کی بقا ملی اور ان کے اس توکل نے ہی ان کو فرش سے عرش کا سفر طے کرایا۔

ارشاد ہے: اور اللہ پر توکل کرو اگر تم مومن ہو۔

3

شرک سے نجات:

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ شرک وہ گناہ ہے جس کی معافی نہیں اللہ تو انسان سے 70 ماؤں سے بھی زائد محبت کرتا ہے لیکن جب اسکی ذات اور محبت میں انسان ملاوٹ کر بیٹھے تو اسکی معافی نہیں ملتی

ارشاد ہے "اللہ شرک معاف نہیں کرتا باقی جیسے چاہے معاف کر دے۔

اجتماعی اثرات

ظلم اور اذیت کا خاتمہ:

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو جب مان لیا جاتا ہے تو پھر دنیا میں کسی کو بھی یہ اجازت نہیں کہ وہ کسی بھی جاندار پر ظلم کرے، یا کسی جاندار کو ذہنی اذیت یا جسمانی اذیت میں مبتلا کرے۔

حدیث ہے "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسکے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ نہ رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سزا اور جزا اللہ ہی کے حساب سے ہوتی ہے۔

عدل و انصاف:

جب دل دماغ اللہ کے سپرد ہو جائے تو ایک صفت پیدا ہوتی ہے جسے خوفِ خدا کہا جاتا ہے اور جب خوفِ خدا دلوں میں رچ بس جائے تو تمام انسان آپس میں عدل و انصاف سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

حق تلفی سے گریز ہوتی ہے۔ امیر غریب کی سزا اور جزا

میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس لیئے نبی پاکؐ نے فرمایا

کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے گی تو میں اس کے

بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دوں گا۔

اجتماعیت :

جب توحید کو قبول کیا جاتا ہے

تو ہر لحاظ سے تفرقہ ختم ہو جاتی ہے۔ بس ایک ہی پہچان

باقی رہتی ہے اور وہ ہے مسلمان ہونے کی اس لئے کہا جاتا

ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور

نبی پاکؐ نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ " کسی عربی

کو عجمی اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل

نہیں ، فوقیت صرف تقوی ہے۔ یعنی مسلمان کا اللہ کو ایک

ماننا ان میں سے ہر تفرقہ کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

10

اس طرح ہمیں معلوم ہوا کہ اسلام کا بنیادی جزو

اور انسانیت کی بقاء صرف توحید ہے جس نے اللہ کو ایک

تصور اور تسلیم کیا اس نے اپنی زندگی میں سے جہالت

Conclusion is missing

کے اندھیروں کو مٹا دیا۔

سوال نمبر ۲ اسلام میں انسانی حقوق کا تصور واضح کریں؟

اسلام میں کی تعلیمات کی روشنی میں بنیادی انسانی حقوق پر بحث

کریں۔

اسلام میں انسانی حقوق کا تصور:-

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کسی کو

کسی کے حق کی پرواہ نہیں تھی۔ کوئی بھی کہیں بھی کسی

کو مار دیتا یا غلام بنا لیتا تھا یا اپنی ملکیت سمجھتا۔

اسلام بطور دین جب آیا تو اسکے ساتھ

راہنما بھی بھیجے اور زندگی گزارنے کے طریقے بھی بنائے۔ یہ

مسلمانوں پر کہ ان کو انسان سمجھا جانے لگا۔ اسل

اس طرح ہمیں معلوم ہوا کہ اسلام کا بنیادی جزو اور انسانیت کی بقاء صرف توحید ہے جس نے اللہ کو ایک تصور اور تسلیم کیا اس نے اپنی زندگی میں سے جہالت کے اندھیروں کو مٹا دیا۔

سوال نمبر ۲ اسلام میں انسانی حقوق کا تصور واضح کریں؟
اسلام میں کی تعلیمات کی روشنی میں بنیادی انسانی حقوق پر بحث کریں:

اسلام میں انسانی حقوق کا تصور:

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کسی کو کسی کے حق کی پرواہ نہیں تھی۔ کوئی بھی کہیں بھی کسی کا کو یا سار دیتا یا غلام بنا لیتا تو اپنی ملکیت سمجھتا۔

اسلام بطور دین جب آیا تو اسکے ساتھ اللہ نے راہنما بھی بھیجے اور زندگی گزارنے کے طریقے بھی بتائے۔ یہ بھی کرم ہوا مسلمانوں پر کہ ان کو انسان سمجھا جانے لگا۔ اسلام نے ہر جاندار

کے حق کو واضح کیا اور حق تلفی کی سزا بھی دی۔ اسلام کے

اعتبار سے دو بڑے حقوق ہیں

1 حقوق اللہ

2 حقوق العباد۔

حقوق اللہ :

حقوق اللہ سے مراد ہے ہم مسلمانوں پر اللہ

کا حق اور ان حقوق کی پاسداری میں ہے اللہ کی خوشنودی اور

جس نے اللہ کو راضی کر لیا وہ بھلا کیسے خسارے میں رہ سکتا ہے

~~اہم~~ حقوق اللہ کا جائزہ لیتے ہیں :

اللہ کو ایک ماننا

مسلمانوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ

اللہ کی وحدانیت کو ہر لحاظ سے تسلیم کریں اور گواہی دیں۔

اس کی اہمیت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ آپ اس وقت تک

مسلمان ہی نہیں ہو سکتے جب تک " لا الٰہ الا اللہ " نہ بولیں

عبادت کا حق:

جب اللہ نے یہ زندگی عطا کی ہے تو کیا ہمیں اس کا شکر گزار نہیں ہونا؟ کیا ہمیں اپنی خوشی کا اظہار نہیں کرنا؟ بالکل کرنا ہے وہ ایسے کہ اللہ کی عبادت کریں یعنی نماز پڑھیں، زکوٰۃ دیں، روزہ رکھیں تاکہ اللہ کی خوشنودی پالیں۔ یوں لگتا ہے کہ اللہ کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں حالانکہ دن رات اس کام پر لگائے گئے ہیں جب آپ کسی سے انسانی رشتوں کی بنیاد پر خوش ہوتے ہیں تو تحفہ دیتے ہیں تو وہ ذات جس کے حکم کے بغیر آپ دنیا میں ہی نہیں آسکتے تھے یہ کرشمہ کم ہے؟ جو آپکو اس ذاتِ پاک کی عبادت پر مجبور کرے۔ اس لیے قرآن میں ارشاد ہوا "نماز، روزہ، زکوٰۃ سب عبادات اللہ کے لیے ہیں"

اطاعت:

جس سے محبت کی جاتی ہے اسکی اطاعت دل سے خود بخود ہو جاتی ہے تو کیا اللہ کی نعمتیں کم ہیں؟

کہ جو اللہ کی محبت میں مبتلا کردیں اور جو اللہ کا سامان
اللہ کی اطاعت ہو تو برائی کے راستے خودبخود ختم ہونے
لگتے ہیں اور پھر شیطان کا کوئی بہکاوا کام نہیں کرتا۔ پھر
جنت کا تصور ہی اتنا حسین لگتا ہے کہ اللہ کی اطاعت ایک
کیفیت بن جاتا جا رہی ہے پھر آپ بات بھی اللہ سے کرتے
ہیں اور جواب بھی پا لیتے ہیں۔

ارشاد ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول کی اطاعت
کرو۔

حقوق العباد

اللہ نے جب انسان کو پیدا کیا تو اُسکو حقوق بھی دیے
اور صاف صاف فرما دیا کہ حقوق اللہ تو معاف شاید ہو جائیں
لیکن حقوق العباد کی معافی نہیں جب تک کہ وہ بندہ خود
معاف نہ کر دے۔ حقوق العباد درج ذیل ہیں۔

1. زندگی کا حق
2. عزت کا حق

3 معاشی حقوق

4 حرمت کی حفاظت

5 عدل و انصاف کا حق

6 اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

زندگی کا حق:

اسلام سے پہلے صرف عرب میں ہی نہیں بلکہ یونانی اور روم کے لوگوں میں بھی زندگی کا حق چھین لیا جاتا تھا۔ جیسے عرب میں لڑکی کو پیدا ہوتے ہی مار دیتے تھے اسی طرح روم میں غلاموں کو قتل کیا جاتا تھا اسی طرح یونان میں انسانوں کو جانوروں سے لڑوایا جاتا تھا۔ یہ تو اسلام کا ظہور ہوا اور اللہ محافظِ جان بنے اسلام میں قتل کو ممنوع قرار دیا گیا اور ارشاد ہوا" جس نے ایک انسان کا قتل کیا اس نے تمام انسانیت کا قتل کیا۔"

اسلام وہ پہلا نظام ہے جس نے ہر جان کو حرمت بخشی

معاشی حقوق:

عزت سے روزگار کا حصول ہر مسلمان کو دیا گیا۔

جب انگریزوں اور ہندوؤں کی حکمرانی تھی برصغیر کے مسلمانوں کو معیشت میں بہت تکلیف اٹھانا پڑی بہت ادنیٰ درجے کی ملازمت دی جاتی اور دین سے بھی دوری ہوتی رہی اس لئے اللہ کی مدد اور مسلمانوں کی انتھک محنت سے جب پاکستان بنا تو دینی تعلیمات عام ہوئی حلال اور حرام الگ الگ ہوئے۔ عورتوں کی حرمت بھی دیکھی گئی۔ اسلام نے جائیداد میں عورتوں کا حصہ دیا تاکہ وہ کسی قسم کی محرومی کا شکار نہ ہوں۔ اسی طرح شادی میں ناچاکی کے باعث اگر علیحدگی ہو جائے تو اس میں مہر مقرر کیا تاکہ اس رقم سے کچھ آسانی پیش آئے اور عزت سے اپنا آپ سنبھال سکے۔" اور عورتوں کو ان کا مہر خوشی سے ادا کرو اور اگر اسمیں وہ تمہیں کچھ چھوڑ دیں تو خوشی سے کھاؤ۔

حرمت کی حفاظت :

اسلام سے پہلے قبیلوں میں ذات پات کا رواج تھا کوئی اعلیٰ ذات کمتر ذات کو منہ نہ لگاتا اور ہر ادنیٰ کام اسی کمتر کو دیا جاتا۔ لیکن اسلام نے بعد سب مسلمانوں کو برابر قرار دیا ارشاد ہوا : سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

اس سے پتہ چلا کہ اسلام میں ذات پات نہیں سب کی ایک سی حرمت ہے۔ اسلام نے انسان کو مقدس بنایا ہے اور ارشاد ہے۔

"اور ہم نے بنی آدم کو عزت دی۔

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق :

اسلام صرف مسلمانوں کے ہی نہیں بلکہ اقلیتوں کے حقوق کو بھی استحکام بخشتا ہے اور ان کے حقوق کو بھی تحفظ دیتا ہے۔

اور اسی بنا پر ہمارے قائد قائداعظم نے اپنے ۱۴ نکات میں اقلیتوں کی عبادتوں، اور عبادت گاہوں کو عزت دی ہے

یعنی اسلام انسان کے حقوق کو تحفظ دیتا ہے۔

سوال 8: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں:

امر بالمعروف و نہی عن المنکر:

امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا)

و نہی عن المنکر (اور برائی سے روکنا)

اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان پر فرض ہے کہ نیکی کے کام کرے اور برے سے روکے اللہ تعالیٰ کی مرضی نے ہمیں مسلمان بس ایسے ہی پیدا نہیں کیا بلکہ کچھ تقاضے بھی ہیں جن کو پورا کرکے ہم جنت میں اللہ کے دیدار کے قابل ہو سکتے ہیں دنیا میں آج ہم جس زوال میں مبتلا ہیں وہ کیوں ہیں؟ وہ اسی لئے ہیں کہ معاشرے میں رشوت، جھوٹ، زنا عام ہو گئے ہیں اچھے اور برے کی تمیز نہیں۔ بیٹی اور باپ اور بہن اور بھائی کے رشتے میں کوئی تکریم نہیں رہی۔ قتل و غارت عام ہے۔ قبرستان سے بچیوں کی لاشوں کو نکالا جا رہا ہے اور ہوس کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ہم اور ہماری عدلیہ خاموش ہیں کیا ہم امر بالمعروف پر پورا اترتے ہیں؟

ارشاد ہے:

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لیے
پیدا کی گئی ہے اور تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو

حدیثِ نبوی ہے:

اور اگر تم لوگوں میں سے کوئی ظالم کو
ظلم کرتا دیکھے اور اس کا ہاتھ نہ پکڑے تو قریب ہے کہ وہ
اللہ سب کو عذاب دے دے۔

4

حدیثِ نبوی ہے:

تم لوگوں میں سے کوئی برا ہوتے دیکھے تو اسے ہاتھ
سے روکے، ہاتھ سے نہ روک سکے تو زبان سے مذمت کرے اور زبان سے
مذمت نہ کر سکے تو دل میں اسے برا جانے

یہ سب حوالے اس بات کی گواہی دیتے ہیں
کہ دین نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر زور دیا ہے اور اسکو
یقینی بنانا ہماری اور اس ارضِ پاکستان کی بقاء ہے۔